اخبار مشرق

Akhbar-e-Mashriq Kolkata

Kolkata.Sunday,21st,August,2022

کلکتہ کے صحافیوں نے ادب وثقافت کو بچا کر رکھا ہے: انوپم تیواری

”میڈیا اور ادب“ کے حوالے سے ساہتیہ اکاڈمی کے ایڈیٹر کا اعتراف

کلکتہ، 20 اگست: ساہتیہ اکاڈمی کے ایڈیٹر انوپم تیواری نے کہا کہ اخبار نویسی کی ابتدا ادیبوں نے کی، اس لئے صحافت میں ادب کافی مضبوط تھا۔ اس زمانے میں لوگ سچے تھے، آزادی اور وطن کے لئے ہی لکھتے تھے۔ وہ سب حق پر تھے۔ کلکتہ سے جب ہری ہردت نے ”جام جہاں نما“ کی اشاعت 1822 سے کی تو اس میں خبروں کے ساتھ ساتھ ادب کو بھی خصوصی طور پر شائع کیا جاتا تھا۔ مسٹر تیواری آج شام ساہتیہ اکاڈمی اور مسلم انسٹی ٹیوٹ کے اشتراک سے منعقد یک روزہ سمپوزیم بعنوان ”میڈیا اور ادب“ کے افتتاحی اجلاس میں سامعین سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں نے دیش کی آزادی کے لئے قلم کی طاقت کو پہچان لیا تھا۔ وہ پوری جرأت سے اپنی باتوں کو رکھتے تھے۔ مولوی باقر کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ صحافیوں کو کالا پانی کی سزا دی جاتی تھی۔ شروع ہی سے صحافت اور ادب کا رشتہ جڑا ہوا ہے لیکن اب اخبارات سے ادب کے صفحے غائب کر دیئے گئے ہیں۔ شکر ہے کہ کلکتہ کے صحافیوں نے ادب وثقافت کو بچا کر رکھا ہے۔ یہاں کے اخبارات آج بھی ایک یا دو دن خصوصی طور پر ادبی صفحہ نکالتے ہیں۔ توقع ہے کہ اس سے دیگر زبان کے اخبارات اثرات قبول کریں گے اور وہ بھی ادب کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ مسلم انسٹی ٹیوٹ کے جنرل سکریٹری نثار احمد نے کہا کہ کلکتہ کلچر کی راجدھانی ہے۔ یہ شہر محبت اور شہر ادب ہے۔ اردو ہو یا ہندی، بنگلہ ہو یا سنسکرت زبانوں کو بانٹ کر ادب تخلیق نہیں کی جا سکتا اور اگر کیا جائے گا تو حشر وہی ہوگا جو آج ہے۔ محمد کاظم (دہلی یونیورسٹی) نے اپنے کلیدی خطبہ میں کہا کہ ادب بھی اپنے آپ میں ایک میڈیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی چیزیں دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے کا میڈیا سنجیدہ تھا۔ اس کے پاس وسائل کم تھے۔ ان کے ہاں مواقع آج کی طرح نہیں تھے۔ اس لئے نیوز ہو یا ویوز وہ معیاری ہوتا تھا۔ آج ہم جلدی میں ہیں اور میڈیا بھی جلدی میں ہے۔ میتھو آرنلڈ کہتا ہے کہ میڈیا جلد بازی میں کیا گیا ادب ہے۔ آج سوشل میڈیا پر غلط چیزیں اپ لوڈ ہو رہی ہے۔ غالب اور اقبال کے حوالے سے جو اشعار نقل کئے جا رہے ہیں وہ جعلی ہیں۔ لوگ بغیر پڑھے اسے پسند کر رہے ہیں جسے معیار سمجھا جا رہا ہے۔ کتاب ہمارے حافظے سے نکلتی جا رہی ہے اور میڈیا ریفرنس بنتا جا رہا ہے۔ اس سے ادب کو نقصان ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جو سچائی جانتے ہیں انہیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کو سوشل میڈیا پر ہی جواب دیں کہ فلاں فلاں شعر غالب یا اقبال کا نہیں ہے۔ اس کی اصلاح کریں تو مستقبل میں لوگ کمنٹ کو دیکھیں گے تو بچ جائیں گے۔ عشرت ناہید، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو MANU لکھنؤ نے سوشل میڈیا کے حوالے سے مثبت گفتگو کی اور صلاح دی کہ ہمیں ان کا خیر مقدم کرنا چاہیے۔ بقول ان کے میڈیا خیالی ہے تو ادب اس کا اظہار۔ شروع ہی سے میڈیا کا رول رہا ہے۔ خود خدا نے خوابوں، بشارتوں، کراماتوں اور نبیوں کے ذریعہ اپنی باتیں بندوں تک پہنچائی۔ صدر جلسہ ہمایوں اشرف صدر شعبہ اردو ونوبا بھاوے یونیورسٹی ہزاری باغ نے کہا کہ آج کے حالات میں میڈیا کی ضرورت ناگزیر بن گئی ہے۔ کل کی طلسماتی دنیا، آج حقیقت بن چکی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے منفی اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ میڈیا اب وہی دکھاتا ہے جو وہ دکھانا چاہتا ہے۔ وہی دکھاتا ہے جو وہ بازاروں میں فروخت کرنا چاہتا ہے۔ آج میڈیا ریاستی مشنری بن چکا ہے۔ آج وہ پوری دنیا پر سر اقتدار طبقے کے ساتھ نظر آ رہا ہے۔ نقابت کی ذمہ داری اعزازی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری، ایم آئی نعیم انیس نے نبھائی۔ پروگرام کے دوسرے دور میں درخشاں زریں، امتیاز وحید، شمشیر عالم، رضی شہاب، شیریں ظفر اور شاہد اقبال نے ڈاکٹر دبیر احمد کی صدارت میں اپنے مقالات پڑھے۔